اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور پاکستان — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم سہ شنبہ (منگل)

شرح چندہ
فی پرچہ ۱؎

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ ″
سہ ماہی	۷ ″
ماہوار	۲½ ″

۱۶ شوال ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | یکم اگست ۱۹۵۰ء | یکم ظہور ۱۳۲۹ ہش | نمبر ۱۷۷

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

کوئٹہ ۲۷ جولائی ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ٹخنے کے اوپر ٹانگ میں کچھ ہلکی سی درد رات کو شروع ہوئی جس کی وجہ سے بے خوابی رہی ۔ مگر دن کے وقت اس میں کچھ تخفیف ہو گئی ۔ کل سے حرارت نہیں ہوتی ۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ملیریا کا اثر باقی ہے ۔ بھوک بند ہے اور جگر میں بوجھ اور درد معلوم ہوتا ہے ۔

احباب درد دل سے دعا فرماویں ۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

کوئٹہ ۲۹ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج تکلیف زیادہ ہے گھٹنے سے پاؤں تک دوسری ٹانگ میں رات کو درد رہی بخار زیادہ رہا ۔ نیند میں بے چینی رہی ۔ درد بھی محسوس ہوتی رہی پیاس لگتی رہی ۔ منہ کا مزا خراب رہا ۔ احباب سے درخواست ہے ۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں

لاہور ۳۱ جولائی ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو بخار ۹۹ تک ہو جاتا ہے ۔ آج صبح ضعف بھی بہت زیادہ رہا ہے

پاکستان کے زائرین حج پر سے پابندیاں اٹھانے کیلئے ذاتی طور پر مداخلت فرمائیے

سعودی عرب کے شاہ کے نام گورنر جنرل پاکستان کا تار

کراچی ۳۱ جولائی ۔ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے اعلیٰحضرت شاہ سعودی عرب کے نام ایک تار کے ذریعے درخواست کی ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان کے بحری اور فضائی جہازوں کے ذریعے سفر کرنے والے زائرین حج پر کامران میں قرنطینہ کے لئے اترنے کی پابندی لگائی ہے ۔ اس کو ہٹانے کے سلسلے میں ذاتی طور پر مداخلت کر کے پاکستانی عوام کو شکر گذاری کا موقع دیں ۔ آپ نے کہا ہے ورنہ اس پابندی کی وجہ سے دس ہزار پاکستانی حج کی سعادت سے محروم رہ جائیں گے ہر پاکستانی کو بحری اور فضائی جہاز دونوں پر سوار ہونے سے قبل محکمہ صحت کو یہ اطمینان دلانا ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے صحت مند ہے اس کے تمام ٹیکے لگے ہیں اور ہیضہ اور چیچک اور دیگر وبائی امراض کے سلسلے میں خاص طور پر احتیاط کی جاتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بھی مثال ایسی نہیں بتائی جا سکتی کہ کسی پاکستانی کی وجہ سے حجاز میں ہیضہ پھوٹا ہو ۔ اس پر مزید پابندی کہ جو جہاز پہلے روانہ ہو چکے ہیں ان کو لوٹا دیا جائے گا ۔ اور بھی سخت ہے ۔ کیونکہ روانگی کے وقت کوئی ایسی پابندی نہ تھی ۔ آپ نے کہا پاکستان کا محکمہ حفظان صحت عالمی انجمن صحت کا رکن ہے اور وہ تمام ضروری تدابیر پر عمل کرتا ہے ۔ ایک اور اطلاع کے مطابق اگر پابندیاں نہ اٹھائی گئیں تو بحری اور ہوائی سروس والی کمپنیوں کو کم از کم ۳ کروڑ روپے کا نقصان ہوگا ۔ اس تار میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں ہیضے کی وبا پھوٹی ہی نہیں اور مشرقی بنگال میں بہت جلد اس پر قابو پا لیا گیا تھا ۔

پنجاب میں پرائمری تعلیم کی توسیع کی مہم

لاہور ۲۱ جولائی ۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں پرائمری تعلیم کی ہمہ گیری کے لئے عاجلانہ طریقے متعین کرنے کے بارے میں حکومت کے پاس سفارشات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ جو مندرجہ ذیل امور پر غور کرے گی (۱) مدت جس کے دوران میں لازمی تعلیم جاری کرنے کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ (۲) پرائمری سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہ کیا ہونی چاہیئے (۳) ضروری فنڈ کن ذرائع سے فراہم کئے جانے چاہئیں (۴) پرائمری سکولوں کی اچھی کارگزاری کے لئے انتظامیہ مشینری کیسی ہونی چاہیئے ۔ اس کمیٹی کے چار رکن سرکاری اور چار غیر سرکاری ہونگے غیر سرکاری ارکان میں سے ایک ملک ... لاہور کے صدر ہوں گے ایک رکن پنجاب کی ڈسٹرکٹ بورڈوں کے صدروں میں سے نامزد کیا جائے گا ۔ ایک ... صاحب سابق ایم ۔ ایل ۔ اے انبالہ ڈویژن ہونگے اور چوتھے رکن ایم عبد الحمید خاں دستی سابق وزیر حکومت پنجاب ہوں گے (سٹاف رپورٹر)

کوریا کے محاذ جنگ امریکہ کی تازہ دم میدانی بحری اور فضائی فوج پہنچ گئی

ٹوکیو ۳۱ جولائی ۔ آج امریکہ کا ایک اور بحری میدانی اور فضائی تازہ دم ڈویژن کوریا کی ایک نامعلوم بندرگاہ پر اتر گیا ۔ اترتے ہی اس نے ٹرک اور گاڑیوں کے ذریعے محاذ جنگ پر پہنچا دیا گیا ۔ آغاز جنگ سے لے کر آج تک امریکہ سے آنے والی یہ سب سے بڑی کمک ہے جو کوریا پہنچی ۔ اس تازہ دم فوج میں نیوزی لینڈ ۔ فرانس ۔ کینیڈا اور ہالینڈ کے جنگی جہاز شامل ہیں ۔ جن میں کینیڈا کے سکا... ہوائی جہاز بھی شامل ہیں

سیئول ۔ ۳۱ جولائی شمالی کوریا کے ریڈیو کا دعویٰ ہے کہ اس کے شمالی دستوں نے جنوبی محاذ پر انڈونگ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ انونگ ۔ کمچون ۔ چانجو اور چانجو تیگو سنگم پر ایک بہت اہم مقام ہے ہر محاذ پر گھمسان کا رن پڑا ہوا ہے ۔ اشتراکیوں نے یوسٹو کے مقام پر ایک امریکی بمبار کو مار گرانے کا دعویٰ بھی کیا ہے ۔ شمالی کوریا کی جنوب مشرقی محاذ پر لڑنے والی فوجوں نے خاص امریکی رسد رساں بندرگاہ پوسان کے راستے کے تین اہم شہروں چوبے ۔ کوچانگ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ ایک تازہ اطلاع کے مطابق اشتراکیوں کا چینجو پر بھی قبضہ ہو گیا ہے

روس میں شہری اور دیہاتی آبادی کا اختلاف بڑھ رہا ہے

لاہور ۳۱ جولائی ۔ لندن میں جو اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مسلح فوج کی بہت بڑی تعداد رکھنے کی روسی پالیسی نے سوویٹ کے عوام پر کتنا بار ڈال رکھا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی اور شہری آبادی میں تصادم بسرعت پھیل رہا ہے ۔ اول الذکر اسے ناپسند کرتے ہیں کہ بے رحم اور آمر قسم کے اوورسیران کو محض پیداوار کا کارخانہ تصور کریں ۔ اس سے روسی کارخانوں کے بے شمار ملازمین کو غذا مہیا کرنے کی ضرورت کی وجہ سے کسانوں کے مفاد بالکل نظر انداز کر دیئے گئے ہیں ۔ اور بغیر کسی صلہ کے ان سے آخری حد تک فائدہ اٹھایا جا رہا ہے

کسانوں کو خاص طور پر یہ بات ناپسند ہوئی ہے کہ ایسے آدمیوں کو ان کا لیڈر مقرر کیا جاتا ہے ۔ جو دیہات کی بجائے شہروں کے رہنے والے ہوتے ہیں مزدوروں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ اگر فصل اندازہ کے مطابق نہ ہوئی اور یہ اندازہ بہت ہی زیادہ ہے تو اسی مناسبت سے ان کی اجرت میں تخفیف کر دی جائے گی (ا ۔ ب)

سرحد میں گندم کا راشن ختم

پشاور ۳۱ جولائی ۔ خبر ملی ہے کہ کل سے سارے صوبہ سرحد میں گندم کی راشن بندی ختم ہو جائیگی

مصری میزانیہ

قاہرہ ۳۱ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ سال ۵۱-۱۹۵۰ء کے لئے مصری حکومت کے میزانیہ کا اندازہ ۲۷ کروڑ ۲۶ لاکھ ۲۳ ہزار مصری پاؤنڈ ہے جو گذشتہ سال کے مقابلے میں ۱۵ لاکھ ۷۹ ہزار ۷ سو پاؤنڈ ہے (اسٹار)

کراچی

۳۱ جولائی ان پاکستانیوں کو جن کے ہندوستانی بنکوں میں رقوم ہیں اور ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں ہوتی ۔ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں سفارش کراچی سٹیٹ بنک کے بنکنگ کنٹرولر کے پاس کریں ۔

پنتھک ممبر علیحدہ بلاک بنائیں

امرتسر ۳۱ جولائی ۔ شرومنی اکالی دل نے اپنے تمام پنتھک ٹکٹ پر اسمبلی کے ممبر بننے والے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ کانگرس پارٹی سے مستعفی ہو کر اسمبلی میں اپنا ایک علیحدہ بلاک بنائیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس حکم کی تعمیل میں کانگرس میں شامل ہونے والے ۲۱ ارکان میں سے سات ضرور کانگرس پارٹی سے علیحدہ ہو جائینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کیپٹل کو اپریٹو پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر بمقام میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
یکم اگست ۱۹۵۱ء

اسلام ہی دنیا میں امن پیدا کرسکتا ہے

امن بڑی اچھی چیز ہے اور آزادی بھی بڑی اچھی چیز ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی۔ کوئی قوم ایسی نہیں جو امن اور آزادی کی خواہشمند نہ ہو۔ لیکن انسان کی فطرت بھی عجیب ہے کہ جتنا وہ ان دونوں چیزوں کا زیادہ خواہشمند ہے۔ اتنا ہی زیادہ ان دونوں کا دشمن بھی ہے۔ اپنے گھر یا اپنے ملک کے امن اور آزادی کا سوال ہو۔ دوسرے لفظوں میں جہاں تک اپنی سلامتی کا سوال ہو عملاً اس کا سب سے بڑا حامی ہے۔ لیکن جہاں اپنی اغراض کا سوال درمیان میں آئے۔ تو دوسروں کے امن اور آزادی کو برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے۔

آج ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ امن اور آزادی کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے گزشتہ دو عالمگیر جنگوں نے اتنی ہلاکت آفرینی دنیا میں کی ہے کہ دنیا کے اکثر افراد جنگ کا نام سنکر گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یہ حیرت ناک ہے کہ لوگوں کو جتنی زیادہ امن اور آزادی کی خواہش ہے۔ اتنا ہی زیادہ ناجائز انتفاع کرنے والے افراد اور اقوام جنگ کے سامان بھی تیار کر رہے ہیں۔ کچھ ہی عرصہ ہوا ہے کہ روس کے عوام دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم تھے۔ تمام ملک پر زار کا جابرانہ اور خود مختارانہ حکم چلتا تھا۔ اتنا بڑا ملک ایک واحد شخص کی جائز و ناجائز خواہشات کا غلام تھا کسی کو امن اور آزادی نصیب نہیں تھی۔ زار جو چاہتا کرتا اسکو کوئی روکنے والا نہیں تھا۔ جس کو چاہتا ایک پل میں امیر بنا دیتا۔ اور جس کو چاہتا ایک پل میں خاک در خاک کر دیتا تمام رعایا کی عزت تمام رعایا کی دولت اور تمام رعایا کی جان اس واحد شخص کے قبضہ میں تھی۔ گویا تمام ملک ایک جیل خانہ تھا۔ جس میں تمام قوم تو قیدی تھی۔ اور زار واحد داروغہ جیل تھا۔

اس کے بعد تمام یورپ کے ممالک بظاہر امن اور آزادی کے گہوارہ بنے ہوئے تھے۔ خاصکر برطانیہ ایک ایسا ملک تھا کہ جس کے متعلق زبان زد عام تھا کہ جب کوئی غلام اس کی زمین پر قدم رکھتا ہے تو اس کی زنجیر غلامی خود بخود کٹ جاتی ہے۔ لیکن دوسری طرف یہی برطانیہ ہے۔ جس نے آدھی سے زیادہ دنیا پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں میں اسنے نوآبادیات قائم کر رکھی تھیں ان نوآبادیات میں سے جو سفید اقوام سے آباد ہوگئی تھیں۔ ان کے ساتھ تو اس کا اور سلوک تھا۔ مگر باقی اقوام خاصکر ایشیائی اقوام کے ساتھ اس کا سلوک نہایت تحکمانہ رہا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان آخرالذکر نوآبادیات سے برطانیہ نے بڑا فائدہ اٹھایا ان ممالک کی تمام دولت پیداوار پر اس کا واحد قبضہ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ دو اڑھائی صدیوں میں برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت بنا رہا ہے۔ وہ تمام دنیا پر چھایا ہوا تھا۔ اکثر یورپین اقوام بھی اس کے سامنے دم نہیں مار سکتی تھیں۔ دنیا کے تمام سمندروں پر اسی کا قبضہ تھا۔ اس لئے کوئی قوم اس کی مرضی کے بغیر کسی دوسری قوم سے تجارت تک نہیں کر سکتی تھی۔ اپنی اپنی جگہ پر یورپین اقوام نے بے شک علم و فن میں بڑا بڑا کمال پیدا کیا۔ لیکن دنیا کا چوہدری برطانیہ ہی رہا۔ اس لئے اس بات میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ اچھی ہو یا بری مغربی تہذیب جس قدر بھی دنیا میں پھیلی ہے وہ تقریباً سب کی سب برطانیہ کے ذریعہ ہی پھیلی ہے بیشک اس نے جو پارٹ ان دو اڑھائی صدیوں میں دنیا میں ادا کیا ہے۔ وہ اس کی انتہائی درجہ کی خود غرضی پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ اور اس نے عمداً اپنے محکوم ملکوں کو پستی میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کی برتری کا عہد دنیا کے لئے بالکل فائدہ سے خالی بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ بے شک ایک خود غرض قوم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی نفسانیت میں ایسے رخنے بھی رکھ دیئے ہیں کہ اگر وہ رخنے نہ ہوتے تو شاید دنیا میں انسانیت کا نام و نشان بھی نہ رہتا۔ برطانیہ کو ان صدیوں میں خواہ کتنی بھی فوقیت حاصل رہی ہو۔ لیکن اس کی خود غرضی انسانیت پر غالب نہیں آسکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور نہیں۔

برطانیہ کے بڑے بڑے حریف بھی پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن اگرچہ ساری محکوم و مظلوم دنیا کی دعائیں بھی ان حریفوں کے ساتھ رہی ہیں پھر بھی برطانیہ ہر بار آگ میں پڑ کر صحیح و سلامت نکل آتا رہا۔ فرانس۔ جرمنی اور جاپان سب اپنی اپنی طرز میں بڑی بڑی تیاریاں کر کے اور دنیا کو آزادی دلانے اور برطانیہ کے شکنجہ سے چھڑانے کے دعوے لے کر اٹھتے رہے ہیں لیکن ناکام ہوتے رہے ہیں۔

ان کی ناکامی کی اور وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ایک وجہ جو ہمیں محسوس ہوتی ہے وہ شاید یہ ہے کہ برطانیہ کے یہ حریف بھی کوئی نیک نیت لے کر نہیں اٹھتے رہے۔ ان کی غرض بھی محکوموں اور مظلوموں کی اعانت نہیں رہی بلکہ ان کی گردنوں میں اپنی غلامی کا طوق پہنانا رہی ہے۔ اس لئے وہ سب ناکام ہوتے رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قدرت ان سے کچھ نہ کچھ کام ضرور لیتی رہی ہے۔ کم سے کم یہ کہ محکوم اور مظلوم قومیں زیادہ سے زیادہ بیدار ہوتی چلی گئیں جس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ برطانیہ اب دنیا میں اپنی من مانی نہیں کر سکتا۔ وہ بھی پھونک پھونک کر قدم رکھنے پر زیادہ سے زیادہ مجبور ہوتا چلا گیا ہے۔

یہ درست ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی محکوم و مظلوم قوم کی کوئی دوسری دنیادار قوم بے غرضی سے کبھی مدد نہیں کر سکتی۔ یہ ایک فطری قانون ہے جو افراد اور اقوام پر یکساں طور سے حاوی ہے جب تک کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر نہ ہو۔ اس وقت تک کسی دنیادار قوم سے فلاح کی توقع کرنا عبث ہے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس ایشیائی قوموں کی ہمدردی کا دعوے لے کر امریکی برطانوی بلاک کے مقابل حریفانہ کھڑا ہو گیا ہے۔ وہ ایک نئی آئیڈیالوجی لے کر کھڑا ہوا ہے۔ لیکن تاڑنے والی نگاہیں اس آئیڈیالوجی کے دبیز پردوں میں سے اس کا خونخوار چہرہ اچھی طرح سے دیکھ سکتی ہیں۔ اگرچہ اس نے اپنے کاروبار پر آہنی پردہ ڈالا ہوا ہے مگر وہ اس بات کو نہیں چھپا سکا۔ کہ جس مادی آئیڈیالوجی سے وہ ایشیا کو دعوت دے رہا ہے۔ خود اس کے اپنے ہاں وہ بھی بری طرح ناکام ہو چکی ہے نہ صرف ناکام ہی ہو چکی ہے بلکہ اس کی ناکامی کی وجہ سے زاریت سے بڑھ کر ظالمانہ اور جابرانہ نظام قائم ہو گیا ہے۔ اور روسی عوام

بھر محقق ایک سنجیدہ ۔۔۔

کی گردنوں میں اپنا ہاتھ مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے ان کی ضمیروں کو خریدے۔ اور ان کے لئے دنیا کے وہ علاقے حاصل کرے۔ جہاں پر امریکہ اور برطانیہ نے اپنی شہنشاہیت کے جھنڈے گاڑ رکھے ہیں۔ کیونکہ جس آئیڈیالوجی کے بل بوتے پر اس نے آمرانہ تفوق حاصل کیا ہے۔ اب وہ آمرانہ دباؤ اور جبر کی وجہ سے خواب پریشاں ثابت ہو چکی ہے۔ اور وہاں ایک قسم کے معاشی طبقات مٹ کر دوسری قسم کے اس سے بھی زیادہ کرخت جابرانہ اور زیادہ ظالمانہ طبقات رونما ہو چکے ہیں۔ جنکو مٹایا گیا ہے کیونکہ جو اونچے طبقات وہاں رونما ہوئے ہیں۔ ان کے ظلم و استبداد کے خلاف فریاد سننے والا بھی کوئی نہیں رہا۔ اس لئے یہ نئے اونچے طبقات سٹالن کی آمریت کا جزو لاینفک ہیں اور آمریت کے آگے سب کچھ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ الحاد نے ان کے لئے اگلی دنیا کی امیدیں بھی منقطع کر دی ہیں۔ اس لئے سٹالین کے ایجنٹ جن کا مفاد سٹالن کی آمریت سے وابستہ ہے۔ اسی ہتھیار سے دنیا کا شکار کھیل رہے ہیں۔ جس ہتھیار سے انہوں نے اپنے ملک کے عوام کا شکار کیا ہے۔ اور اپنی غلامی کی زنجیروں میں انہیں جکڑ دیا ہے۔ یہ ایک تیندوا ہے۔ جس کی تاریں ساری دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں یہ امن کی مہم بھی انہی تاروں میں سے ایک تار ہے۔

سٹالین کے تنخواہ دار ایجنٹ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور وہ اسی آئیڈیالوجی کو جو روس میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ مگر جو خوبصورت سانپ کی طرح کشش اور جذب کی دلآویزیاں رکھتی ہے کام میں لا رہے ہیں۔ اور بھولے بھالے لوگ تیندوے کی ان تاروں کو جو ان کو امن و آزادی کے ریشمی لچھوں کی صورت میں دکھائے گئے ہیں۔ اپنے جسم کے گرد لپیٹ رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اس کا ایک ہی جھٹکا ان کو بدترین غلامی کے عفریت کے پیٹ کی تہ میں اتار دے گا۔

کوئی قوم جس کے ارادے دنیا پر اپنی شہنشاہیت قائم کرنا ہو امن کی حامی نہیں ہو سکتی اس کا مقصد تو اپنا مادی غلبہ ہوتا ہے۔ خواہ کسی طرح حاصل ہو۔ یہ کہنا کہ روس امن کا بڑا حامی ہے ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ امریکہ اور برطانیہ صرف تہذیب پھیلانے کے لئے نکلے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نصرت الٰہی

مبلغین جماعت آپ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال ربوہ

اللہ تعالےٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء و مرسلین اور ان کے سچے متبعین کی انتہائی مخالفانہ حالات میں غیر معمولی مدد و نصرت فرما کر اپنی تجلی دنیا پر ظاہر کرتا اور اپنے بندوں کی سچائی لوگوں پر واضح کرتا ہے۔ یہی معیار صداقت بیان کرتا ہوا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا معھم فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد کہ ہمارا دائمی مسلک اور اٹل قانون ہے کہ ہم یقیناً اپنے رسولوں اور ان کے ماننے والوں کی نہ ماننے والوں کے مقابل پر اس دنیا میں مدد و نصرت کرتے ہیں اور ان کو ہمیشہ ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا کرتے ہیں۔ نیز ہم یوم آخرت کو اور موت کے بعد کی زندگی میں بھی ان سے یہی سلوک کریں گے۔

اس زمانہ کے نبی اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ نے یہی معاملہ کیا اور باوجود اس کے کہ ہر مذہب و ملت اور ہر قوم کی اکثریت نے آپ کی انتہائی مخالفت کی اور ہر رنگ میں آپ کو شکست دینی اور اذیت پہنچانی چاہی۔ مگر آپ کا ہر دشمن اپنے منصوبوں میں انجام کار ناکام رہا اور اللہ تعالےٰ نے غیر متوقع اور غیر معمولی طور پر آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ اس امر کے ثبوت کے لئے آپ کی زندگی کے سینکڑوں واقعات اور پیشگوئیاں اور نشانات پیش کئے جا سکتے ہیں جو آپ کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے دیگر لٹریچر میں موجود ہیں۔ اور ہزاروں دفعہ تحریر و تقریر کے ذریعہ پبلک میں لائے جا چکے ہیں۔

پس اللہ تعالےٰ کا حضور علیہ السلام کو ہر موقعہ پر اپنی مدد و نصرت اور تائید سے نوازنا اور اپنے مشن میں کامیابی عطا کرنا آپ کی صداقت کی ایک ناقابل انکار دلیل ہے جو آج بھی مخالفین احمدیت پر اسی طرح اتمام حجت کر رہی ہے جس طرح حضور علیہ السلام کی زندگی میں کرتی تھی۔ چنانچہ اسی امر اور اسی معیار کو پیش کرتے ہوئے حضور علیہ السلام خود بڑے درد اور تحدی سے فرماتے ہیں۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

مسیح موعودؑ کے مبلغین سے اللہ تعالیٰ کا سلوک

اس کے علاوہ والذین اٰمنوا معھم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ بھی کیا بلحاظ جماعت اور کیا بلحاظ افراد کے اللہ تعالےٰ کا یہی سلوک چلا آتا ہے کہ وہ ان لوگوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اپنے اعمال کو اپنے صحیح عقائد اور ایمان کے مطابق ڈھال لیا ہے اور حقیقی اسلامی جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کے دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ مدد و نصرت کرتا ہے اور تبلیغ اسلام کی راہ میں ان کی مشکلات کو خارق عادت اور معجزانہ طور پر دور فرما دیتا ہے اس امر کے ثبوت میں بھی ہزاروں واقعات جمع کئے جا سکتے ہیں جو جماعت احمدیہ کے ساتھ جماعتی رنگ میں اور اس کے افراد کے ساتھ انفرادی طور پر پیش آئے۔ مگر اس وقت صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہدین اور مبلغین کے ساتھ جو کہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہر بر اعظم اور ہر ملک میں سیف قرآنی ہاتھ میں لئے تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا امتیازی سلوک اور اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ تا معلوم ہو کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت جری اللہ فی حُلل الانبیاء کے خدام اور روحانی سپاہیوں کی اسلام کے دشمنوں کے مقابل پر تائید و نصرت فرماتا ہے۔ آجکل اطراف عالم میں جس قدر عجیب اور غیر موافق حالات کا ان کو سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے پیش نظر یہ مجاہدین یقیناً اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہیں۔

گذشتہ پچاس سال سے زائد عرصے کا تجربہ اس پر شاہد ناطق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے جو شخص خواہ وہ دنیوی لحاظ سے کسی قابلیت کا مالک نہ بھی ہو جب ... کی روحانی یونیفارم سے آراستہ ہو کر مرکز احمدیت سے دنیا کے کسی ملک میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ضرور اسے کسی نہ کسی رنگ میں کامیابی عطا فرماتا ہے اور اپنے فرشتوں کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے سینکڑوں بار دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جس شخص کو بھی کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے منتخب کر کے اپنی درد بھری دعاؤں کے ساتھ اور معانقہ کے ذریعہ اپنے مبارک جسم سے اس کے جسم کو بابرکت کر کے رخصت کر دیتے ہیں وہ پھر اپنے اندر ایک خاص قسم کا جوش جذبہ اور جرأت محسوس کرنے لگ جاتا ہے جو پہلے اس میں نہیں ہوتا اور جیسے کہ ایک فوجی یا پولیس کا سپاہی اپنی یونیفارم پہن کر کچھ اور حیثیت اختیار کر لیتا اور اپنی ذمہ داری کو غیر معمولی طور پر محسوس کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح احمدی مبلغ بھی مرکز سے روانگی کے بعد اپنے اندر ایک خاص روحانی جوش تڑپ اور ولولہ اور جنون سا محسوس کرنے لگتا ہے جو اسے اپنے مقصد اور ذمہ داری کو کسی وقت بھی اس سے اوجھل نہیں ہونے دیتا اور وہ شیر ببر کی طرح للکارتا ہوا اس ملک میں جا گھستا ہے جہاں کہ وہ اپنے آقا کی طرف سے بھیجا جاتا ہے اور وہاں پھر اللہ تعالےٰ اسے وہ وہ کام کرنے کی توفیق دیتا ہے جو اس کی ذاتی لیاقت امید اور بساط سے بہت بالا ہوتا ہے اور مخالفین اسلام و احمدیت کی طرف سے شدید ترین مخالفت کے باوجود آخر وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ کر ہی دم لیتا ہے۔

عرب ممالک میں احمدیت

اس امر کے ثبوت کے لئے میں فی الحال ملک شام کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں جو خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پیش آیا۔

۱۹۲۴ء میں جب حضور انگلینڈ تشریف لے جاتے ہوئے چند دنوں کے لئے دمشق میں ٹھہرے تو دوران قیام میں دمشق کے بعض بڑے بڑے علماء حضور اور آپ کے ساتھیوں کے ملنے کے لئے آئے کچھ بحث اور سوال و جواب کے بعد ان میں سے مقتدر عالم الشیخ عبدالقادر المغربی صاحب نے حضور کو بڑے دعوے سے طنزاً کہا کہ اس ملک شام میں کبھی آپ کی تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی اور یہ غیر ممکن ہے کہ شام جیسے ملک میں کوئی شخص آپ کے عقائد کو قبول کرے۔ اس لئے آپ بے فائدہ یہاں اپنی تبلیغ نہ کریں اور نہ اس غرض کے لئے کوئی مبلغ بھیج کر روپیہ ضائع کریں تا کہ یہاں کے عوام میں آپ کے خلاف اشتعال پیدا ہو کر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اس کے جواب میں حضور نے اسی وقت بڑے یقین اور وثوق سے فرمایا کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے جو ہر جگہ پھیل کر رہے گا اور اس میں روک ڈالنے والے خود ناکام رہیں گے۔ اور چونکہ آپ نے اس وقت بڑی تحدی سے کہا ہے کہ ملک شام میں احمدیت قائم نہیں ہو سکتی اس لئے اب میں واپس جا کر سب سے پہلے ملک شام میں ہی اپنا مبلغ بھیجوں گا اور پھر آپ خود ہی دیکھیں گے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے ہم وطنوں میں سے سعید روحیں قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے جواب میں بھی انہوں نے پھر اپنی پہلی بات دہرائی کہ ہماری موجودگی میں آپ کی تبلیغ کو یہاں کوئی شخص تسلیم نہیں کر سکتا۔

ملک شام میں پہلے مبلغ

سفر یورپ سے واپس آکر سب سے پہلے حضور نے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو بغرض تبلیغ روانہ کیا۔ وہاں کے علماء کی متواتر اور انتہائی معاندانہ اور مخالفانہ کوششوں اور قتل و غارت کے باوجود ان کی توقع اور دعووں کے بالکل خلاف خدا تعالےٰ نے حضور کے ان مجاہدین کو کامیابی عطا فرمائی اور نہ صرف ملک شام بلکہ فلسطین اور مصر وغیرہ میں بھی مخلص جماعتیں قائم کر دیں اور وہاں ایک اچھی خاصی تعداد ایسے مخلص لوگوں کی بھی پیدا کر دی جن کی آنکھیں جماعت کے درد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں پرنم رہتی ہیں اور وہ تریٰ اعینھم تفیض من الدمع کا مصداق ہیں اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان علماء کے دعوے اور تحدی کو جھوٹا کر دکھایا اور ان مخالفانہ منصوبوں کو نتائج کے لحاظ سے ہمارے موافق کر دیا۔

شیخ عبدالقادر مغربی سے ملاقات

مغربی افریقہ سے واپسی پر مجھے چند دن دمشق میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ایک دن میں نے مکرم منیر صاحب سے کہا کہ دمشق کے وہ بڑے عالم الشیخ عبدالقادر مغربی صاحب جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے مل کر کہا تھا کہ ہمارے ہوتے ہوئے یہاں ہرگز کوئی شخص تمہارے عقائد تسلیم نہیں کر سکتا اگر ابھی تک زندہ ہوں تو مجھے بھی ان سے ملائیں۔ چنانچہ ایک دن خاکسار اور مکرم السید منیر الحصنی صاحب اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر "مجمع العلمی العربی" میں جس کے وہ آجکل انچارج ہیں انہیں ملنے کے لئے گئے۔ وہ باوجود بوڑھے اور معمر ہونے کے بڑے ظریف طبع واقع ہوئے ہیں۔ میں نے دوران گفتگو میں ان سے کہا کہ حضرت شیخ صاحب ایک زمانہ تھا آپ نے ہمارے آقا و امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو بڑی تحدی سے فرمایا تھا کہ اس ملک میں کوئی شخص تمہارے عقائد کو قبول نہیں کرے گا۔ اور اس ملک میں کوئی شخص تمہارے عقائد کو قبول نہیں کر سکتا اور اس ملک میں احمدیت نہیں پھیلے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر دیکھئے اللہ تعالےٰ کی قدرت کہ اس نے آپ کو وہ زمانہ بھی دکھا دیا کہ آپ یہاں احمدیت کو پھیلتا اور اس روحانی پودے کو پھلتا پھولتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اب آپ کے ملک کے بعض علماء گورنمنٹ کے پاس احتجاج کر رہے ہیں کہ یہاں احمدیت کا اثر و رسوخ قائم ہو رہا ہے۔ اور ان کے مبلغ یہاں مستقل طور پر اپنی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو لمبی عمر عطا کرے تاکہ آپ وہ مبارک دن بھی دیکھ سکیں جبکہ اہل شام کی اکثریت احمدی ہو گی اور تا کہ آپ کو بھی حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا شرف حاصل ہو۔

میرے یہ کہنے پر نہایت متبسمانہ لہجے میں کہنے لگے کون کہتا ہے کہ یہاں احمدیت پھیلی ہے۔ چند اشخاص کے احمدی ہو جانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہاں تمہیں کامیابی ہو رہی ہے۔ میں نے کہا کہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ ایک اصولی صداقت ہے اسے بھی یاد رکھیں۔ اس پر مکرم منیر الحصنی صاحب نے ان کو دمشق میں جماعت احمدیہ کے حالات بتائے اور کہا کہ آپ کبھی محلہ شاغور میں ہمارے مرکز میں تشریف لائیں تو آپ کو معلوم ہو کہ آپ میں سے کتنے لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف کھینچ لایا ہے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ یہاں کوئی ہمارے عقائد تسلیم نہیں کر سکتا حالانکہ اس وقت اگر دور نہیں تو آپ مجھے اور میرے سارے خاندان کے متعلق تو ذاتی طور پر جانتے ہیں کہ ہم شام کے ایک پرانے اور مشہور خاندان کے افراد ہیں اور ہم سب بفضلہ تعالےٰ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت مکرم شیخ عبد القادر صاحب نے بجائے مکرم منیر صاحب کی بات کا معقول جواب دینے کے ایسے رنگ میں بحث کو گفتگو کا موضوع بدل دیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے پاس اب سوائے خاموشی کے اور کوئی جواب نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دوسرے علماء کی نسبت فراخ دل واقع ہوئے ہیں اور ان میں آجکل کے بعض علماء کی طرح تنگ ظرفی نہیں ہے۔ لیکن عادات دنیا داری اور ظاہری وجاہت اور علم کا ناز قبول حق سے انہیں محروم رکھ رہا ہے۔

انصاف اور غور و تدبر سے کام لینے والوں کے لئے یہی ایک امر حق کو قبول کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ ... ایک شام ولبنان کے سب چھوٹے بڑے علماء اور ان کے ہم خیالوں و متبعین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہاں احمدیت نہ پھیلے بلکہ بڑی تحدی سے چیلنج دیا اور عوام اور حکومت کو ہمارے مبلغین کے خلاف اکسایا اور ہم تک اکسا رہے ہیں اور لوٹ مار اور قاتلانہ حملے تک کئے مگر نتیجہ کیا ہوا خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبلغین کی تائید و نصرت اور حفاظت کی اور نہ صرف شام میں بلکہ دیگر عرب ممالک میں بھی احمدیت پھیلا دی یہ صداقت کے لئے مخالفت ضروری ہے اور وہ کھاد کا کام دیتی ہے۔ (باقی)

قادیان میں سیرت پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ

علاقہ کے معززین ہندو اور سکھ شرفاء کی شرکت۔ کامیاب اور مؤثر تقاریر

(از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت قادیان میں جلسہ پیشوایان مذاہب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ صاحب علم حضرات کو مختلف مذاہب کے پیشوایان کی سیرت و تعلیم پر تقاریر کرنے کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ان میں سے بعض سے خود مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے مل کر شرکت کی درخواست کی اور انکے واقف کاروں کو ان کے ذریعے دعوت نامے بھجوائے۔ اکثر نے شرکت کے وعدے کئے۔ بعض نے مبارک باد دی اور نیک خواہشات سے پُر خطوط بھیجے۔

بعد ازاں مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۵۸ء کو جلسہ میں شرکت کے لئے معزز حضرات کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے گئے۔ مقامی افسران کو جلسہ کی تاریخ وقت اور جگہ سے اطلاع دی گئی۔ ۳ جون کی سہ پہر کو بذریعہ منادی اعلان کرایا گیا۔ اور سائیکلو اسٹائل پر چھپا ہوا اشتہار تقسیم کیا گیا۔ پھر ۴ جون کی صبح کو ۸ بجے تک منادی کے ساتھ اشتہار تقسیم کیا گیا۔

جلسہ گاہ کا انتظام لوکل کمیٹی صدر انجمن نے کیا۔ مسجد اقصیٰ کے سائبان کے ساتھ سایہ کیا گیا فرش پر صفیں اور دریاں بچھائی گئیں۔ کنارے کنارے کرسیاں لگائی گئیں اور سٹیج کے دونوں بازوؤں پر معزز حضرات کے لئے کرسیوں کا انتظام اعزازی طور پر کیا گیا۔ علاوہ ان کے جلسہ گاہ کو جھنڈیوں کے ذریعے مزین کیا گیا جلسہ گاہ کے ارد گرد اور سائبانوں کے ستونوں پر رنگین کپڑوں کے جھنڈوں پر مختلف نقرات لگائے گئے تھے جو نہایت خوبصورتی کے ساتھ آویزاں تھے اور شرکاء جلسہ کے لئے جاذب نظر۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کیلئے ٹھنڈے پانی کا انتظام تھا۔ ۸½ بجے کی گاڑی سے غیر مسلم معززین اور معزز سامعین بٹالہ اور دھاریوال کی طرف سے اترے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا گیا اور مہمان خانہ میں لا کر ناشتہ کرانے کے بعد جلسہ گاہ میں لایا گیا۔

بجلی کی خرابی کی وجہ سے ۸½ بجے کی بجائے ۹ بجے جلسہ شروع ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام عمدہ تھا۔ زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ مقامی جلسہ منعقد ہوا۔ پروگرام یہ تھا

۱۔ تلاوت قرآن مجید۔ مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب

۲۔ نظم ۔ ۔ ملک بشیر احمد صاحب۔

۳۔ سیرۃ مہاتما گوتم بدھ۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل۔

۴۔ سیرت سری رام چندر جی ۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل

۵۔ نظم (کرشن کنہیا) مکرم یونس احمد صاحب اسلم

۶۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل

۷۔ نظم ۔ ۔ مکرم گوربخش داس صاحب شاد

۸۔ سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام (انگریزی) ۔ مکرم جان کورین صاحب پروفیسر بیرنگ کالج بٹالہ

۹۔ " " (ترجمہ) مکرم وڈھامل صاحب

۱۰۔ نظم (بابا گورو نانک صاحب) مکرم حکیم محمد سعید صاحب کشمیری

۱۱۔ سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ مکرم ایلمنڈر سنگھ گل صاحب مبلغ عیسائیت دھاریوال

۱۲۔ نظم ۔ ۔ مکرم گیانی دیوان سنگھ صاحب محرم

(۱۳) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل

(۱۴) سیرت کرشن جی مہاراج و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مکرم پنڈت راموا کرشن صاحب پروفیسر

(۱۵) نظم ۔ ۔ مکرم یونس احمد صاحب اسلم

(۱۶) سیرت بابا نانک صاحب ۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

باوجود جون کی گرمی کے اطراف و جوانب کے اکثر غیر مسلم شریک جلسہ ہوئے جن کی مجموعی تعداد ۱۳۰ تک تھی۔ نہایت اطمینان کے ساتھ شروع سے آخیر تک جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ قدرت نے بھی عین موقعہ پر جلوہ گری کی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں چمکتے ہوئے سورج کے ساتھ ہوا کی خنکی نے ایسا خوشگوار موسم پیدا کیا کہ شدت گرمی کا احساس کسی کو بھی نہ ہوا۔ نیز پروگرام کی دلچسپیوں نے بھی لوگوں کو اکتانے نہ دیا۔ ختم جلسہ کے اختتام پر ایسا محسوس ہوا جیسے ہر شخص زبان حال سے کہہ رہا ہے "حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد"

اور کچھ ہندو دوستوں نے تو تحریری طور پر کرشن کنہیا والی نظم پڑھوانے کی فرمائش کی۔ اور سردار فوجا سنگھ صاحب نے بھی اظہار عقیدت کے لئے وقت طلب کیا۔ محمد یونس صاحب نے دوبارہ نظم سنائی اور مکرم فوجا سنگھ صاحب کو ۵ منٹ وقت دیا گیا۔ لیکن سامعین کی دلچسپی دیکھ کر پانچ منٹ اور وقت دیا گیا۔

مکرم صدر صاحب جلسہ ہذا نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض کو واضح کرتے ہوئے مقررین حضرات سے درخواست کی تھی کہ جن کی سیرت یا تعلیمات بیان کی جائیں وہ محاسن تک ہی محدود ہوں۔ تنقیدی رنگ سے احتراز کریں اور نہ اختلافی مسائل کو چھیڑا جائے۔ مقررین نے اختلاف عقائد کے باوجود پیشوایان مذاہب کی تعلیم کو اس رنگ میں پیش کیا کہ بے ساختہ اکثر کی زبان سے واہ واہ اور ماشاء اللہ نکل جاتے۔ بعض فقروں سے لوگ جھوم جھوم جاتے۔ یہ روح پرور نظارے دیکھ کر ہم لوگ خدائے قادر مطلق کے الطاف و کرم کے گن گا رہے تھے۔

اللہ تعالےٰ وہ دن قریب کرے کہ پیشوایان ادیان عالم کی عزت و محبت لوگوں کے دلوں میں گھر کر لے۔ آمین

مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام افسر صاحب لنگر خانہ نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ ان کے اور ان کے کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح لوکل کمیٹی کے ماتحت کام کرنے والے جملہ درویشان بالخصوص نظارت ہذا کے جملہ کارکنان کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالےٰ زیادہ سے زیادہ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور خدمات دینی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میری لڑکی فاخرہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ اور ماموں صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ خاکسار پر ہیضہ کا حملہ ہوا اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا اب کمزوری باقی ہے دعا کی درخواست ہے

نیز میرے چچا شیخ فیض قادر صاحب کے خلاف بعض دشمنوں نے سازش کر کے ملازمت سے علیحدہ کروا دیا ہے ان کے بہتر اور باہر کت روزگار کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نور الحق دفتر سندھ ربوہ حال ڈسکہ

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از محترمہ زینب بیگم صاحبہ ربوہ)

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ سے میرا واسطہ سالہا سال سے ہے۔ حضرت ام المومنین کی خدمت میں رقعہ لکھ کر مجھے ملایا گیا تھا۔ کیونکہ میں ان کے پاس رہتی تھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں حضرت پیر جی کے قدموں میں ہی رہی۔ اور آپ کی خدمت کا مجھے موقعہ ملتا رہا۔ میں نابینا ہوں۔ اس معذوری میں سر خدمت کرتی رہی۔ مجھے کہا کرتے تھے۔ کہ زینب میں نے تمہیں اس لئے رکھا ہے۔ کہ میں نے سنا ہوا ہے۔ تم نابینا ہو۔ اس لئے بے فکری سے لکھا لیتا ہوں۔ نیز تم میرا گھر کا حساب ٹھیک رکھتی ہو۔ آپ کے دفتر کے حساب کی رقم اور قاعدے میرے ہی زیر انتظام ہوا کرتے تھے۔ میرے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ ایسی بیٹی کا سا رہا۔ جو کہ بہت ہی عزیز ہو۔ مجھے تنخواہ دیتے رہے۔ میری تنخواہ کو جمع کر کے آپ نے مجھے تین ہزار روپیہ کا مکان بنوا کر دیا۔ جو کہ قادیان میں ہے۔ اگر کوئی تکلیف کسی کی طرف سے مجھے پہنچتی۔ تو یہی کہتے تھے۔ استغفر اللہ پڑھا کرو۔ اور یہی سمجھا کرو۔ کہ چکنے گھڑے پر بوند پڑی۔ اور پھسل گئی۔ جس شفقت سے میرے ساتھ پیش آتے رہے۔ ایسی شفقت باپ سے بھی مشکل سے وقوع میں آتی ہوگی۔ گھر میں کوئی چیز پکتی۔ یا آتی تو یہی کہتے۔ کہ تم جس کو مرضی ہو۔ دے دو۔ اور جس طرح چاہے استعمال کرو۔ کلی اختیارات میرے ہاتھ میں تھے۔ بعض لوگوں کے اعتراض پر جواب دیتے "زینب ہی کرے گی"۔ مستقل مزاجی سے ہمیشہ آپ کا یہی جواب رہا۔ قربانی کا گوشت ہر رشتہ دار اور ہمسایہ کو بھجواتے۔ لیکن یہ بھی کہا کرتے تھے۔ حضرت صاحب کے گھر گوشت نہیں بھیجا۔ کیونکہ ہم اس لائق نہیں ہیں۔ اپنے آپ کو خاکسار ناچیز اور ہیچ حضور کے مقابل سمجھتے۔ ہمسایہ میں ایک بیوہ لڑکی کی شادی پر مجھے بلایا گیا۔ تو پیر صاحب نے کہا۔ خالی ہاتھ نہ جاؤ۔ دس روپیہ دے کر فرمایا۔ لے جاؤ۔ جس کے ہاں میں جاتی۔ تو یہی کہتے۔ کہ خالی ہاتھ مت جاؤ۔ کچھ نہ کچھ تحفہ لے جایا کرو۔ ہمسایوں سے بہت ہی ہمدردانہ اور محبانہ سلوک کرتے۔ اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا پاتے۔ تو فوراً اس چیز سے اسکی دلجوئی کرتے۔ جس کی اسے ضرورت ہوتی۔ پھلوں کے موسم میں پھل منگوانے پر ہمسایوں کو بانٹتے۔ جو کچھ گھر میں پکتا۔ مجھے کہتے۔ کہ اسے بھی ہمسایوں میں بانٹا کرو۔ کیونکہ ہمسایہ کا بہت حق ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے۔ اپنی ہمشیرہ بڑے بھائی اور بھتیجے سے حسن سلوک کرتے رہے۔ حضرت اماں جی رہا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کو ہمشیرہ حضرت پیر جی صاحب) کے لئے بھی ایک مکان ۱۲۰۰ روپیہ کے مصرف سے بنوایا تھا۔ صرف اس خیال سے کہ یہ حضرت خلیفہ اولؓ کا مکان ہے۔ اور میری ہمشیرہ کو فائدہ پہنچتا رہے۔ جب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں۔ اپنی بہن کا خیال زیادہ رکھتے تھے۔ اور ان کے مکانوں کو کئی حصوں میں تقسیم کیا۔ اور بیچ میں دروازے اور کھڑکیاں رکھ دیں تاکہ کرایہ دار اور جو دوسرے لوگ جو میری بہن کو ملنے آتے رہتے ہیں انہیں تکلیف نہ ہو۔ جب ہم عورتیں آپس میں بیٹھتیں۔ تو آپ بہت خوش ہوتے احمدیت سے والہانہ محبت تھی۔ حضور ایدہ اللہ کی ہر تحریک پر لبیک کہا کرتے۔ حضرت اماں جی کو بہت تلقین کرتے کہ رشتہ کے تعلقات کے سلسلہ میں حضور کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ کہیں۔

تبلیغ کا بہت شوق تھا کئی رشتہ داروں کے نام اخبار جاری کرایا۔ چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ بھی بہت شفقت کرتے۔ ان کے خاوند جب فوت ہو گئے۔ تو انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ چھ ماہ رکھا۔ بعد میں انہوں نے کہا۔ میں بچوں کے پاس جاؤں گی تو بہت سا سامان دیکر رخصت کیا۔ فکر میں ہر وقت ہی سوچا کرتے۔ کہ کونسی نیکی کی بات دوسروں کو سناؤں۔ اور خدا رسول کی باتیں بہت سنایا کرتے فیض اللہ صاحب جلد ساز جو کہ میرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی بھی مدد کرتے رہتے۔

آپ آرام کے طالب نہیں تھے۔ کہا کرتے تھے۔ دنیا دار المحنت ہے۔ اگلا جہان دار الآرام ہے۔ یہاں ہم کام کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی کتابت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا۔ سارا دن قرآن مجید کی کتابت کرتے رہتے۔ اور شام کو تھک کر آپ سو جاتے۔ بارہ بجے رات تک سوتے۔ اس کے بعد پھر اٹھتے۔ اور کھانے سے فارغ ہو کر ڈاک کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ صبح پانچ چھ بجے تک ڈاک کے کام سے فراغت حاصل کرتے۔ جب علمی مسائل بیان کرتے۔ لوگ کہتے یہ باتیں ہم نے صرف آپ سے ہی سنی ہیں۔ اکثر باتیں میرے کانوں میں پڑتی تھیں۔ حضرت ماموں جان ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے ساتھ بہت بے تکلفی تھی۔ آپس میں بحث کرتے۔ وہ کہتے بات یوں ہے۔ اور یہ کہتے یوں ہے۔ بے تکلفی بحث میں یہ رنگ اختیار کر لیتی۔ کہ ہم سمجھتے۔ شاید لڑ پڑے ہیں۔ تو آپ کھل کھلا کر ہنس پڑتے۔ کئی گھنٹے بحث مباحثہ جاری رہتا۔ جب حضرت میر صاحب اٹھنے لگتے۔ تو فرماتے۔ پھر کب آئیں گے۔ میر صاحب جواب دیتے۔ کہ میرا دل تو چاہتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ہی بیٹھا رہوں۔ اس کے بعد بعض دفعہ روزانہ آتے۔ اور کبھی دو تین دن کے ناغہ کے بعد۔ جب دیر ہو جاتی۔ تو مجھ سے پوچھتے۔ حضرت اماں جان کے گھر آپ گئی تھیں۔ وہاں ڈاکٹر صاحب تھے؟ جو بات ہوتی میں کہہ دیتی۔ تو فرماتے اچھا وہ آئیں گے ہی۔ حضرت ام طاہر مرحومہ جب بیمار تھیں۔ تو ڈاکٹر صاحب سے یہ کہتے۔ آپ مجھے روزانہ ان کی اطلاع دیا کریں کہ کیا حال ہے۔ کیونکہ آپ کے بتانے سے مجھے تسلی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت میر صاحب مرحوم بھی روزانہ ان دنوں اطلاع کے لئے آتے۔ جب وہ آتے۔ تو مجھے آواز دیتے۔ لو ڈاکٹر صاحب آگئے ہیں۔ میں بھی پاس ہی بیٹھ جاتی۔ بیماری کی باتیں سنکر سخت بے چین ہو جاتے۔ راتوں کو اٹھ کر گڑگڑا کر ان کے لئے دعائیں مانگتے۔ جب آپ وفات پا چکیں۔ تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ اور کہا۔ ہماری چیز اگر ہوتی۔ ہمارے پاس رہتی۔ خدا تعالیٰ کی یہی منشا ہے۔ مرحومہ کے بچوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہتے۔ کیونکہ وہ کہہ گئی تھیں۔ کہ پیر جی میرے بچوں کے لئے دعا کیا کریں۔ ایک دن میں نے سوال کیا کہ کیا آپ حضرت ام طاہرؓ کے لئے اب بھی دعا کیا کرتے ہیں۔ تو فرمایا۔ کہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر میں ام طاہر کی اولاد کے لئے دعا کیا کرتا ہوں۔

ایک مبارک خواب

ایک احمدی دوست محمد الدین صاحب پٹواری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی مندرجہ ذیل خواب لکھ کر بھیجی ہے:-

۲۵ اور ۲۶ اگست ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب ۳ بجے کا وقت تھا کہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھ کو ملے ہیں۔ ان کا حلیہ مبارک یہ ہے۔ کہ سرخ داڑھی سر کے بال سیاہ ہیں۔ اور لمبے ہیں۔ ہندوستانی طرز کا پاجامہ پہنا ہوا اور ہاتھ میں ایک لمبی سی چھڑی ہے۔ ان کے اردگرد چھ سات سفید رنگ کی بھیڑیں چر رہی ہیں۔ میں حضور کے پیچھے پیچھے پھر رہا ہوں۔ حضور مجھ سے باتیں کر رہے ہیں۔ میں ان باتوں کے جواب میں ہاں جی ہاں جی کہہ رہا ہوں۔ بھیڑوں کو چراتے چراتے حضور میرے والد منشی جمال الدین صاحب کے پاس پہنچے ہیں۔ جہاں وہ لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور کے جانے پر ان کی جاگ کھل گئی۔ اٹھ کھڑے ہوئے حضور نے اپنی جیب سے ایک سیاہ رنگ کی شیشی سرمہ کی نکالی۔ اور کہا کہ سرمہ ڈال لو۔ والد صاحب نے سرمہ ڈال لیا۔ اور حضور چل پڑے ہیں۔ میں نے والد صاحب سے وہ شیشی لے لی۔ اور حضور کے پیچھے چل پڑا۔ چلتے چلتے وہ سرمہ میں نے بھی ڈال لیا۔ چلتے چلتے ایک کھلے میدان میں جاتے ہیں۔ جہاں سرسبز گھاس ہے۔ بھیڑیں چرنے لگ جاتی ہیں۔ چاند کی روشنی بہت ہے۔ اور وہ میدان اور جگہ وہ معلوم ہوتی ہے۔ جہاں پچھلے سال خدام کا سالانہ جلسہ ہوا تھا۔ پہاڑوں کی چوٹیوں سے چاند نکل رہا ہے۔ بہت ہی سہانی رات ہے۔ حضور کا دل بہت خوش ہوا۔ اور اسی خوشی میں آپ دعا کرنے لگ گئے۔ اور میں بھی دعا کرنے لگ گیا حضور اونچی اونچی دعا کرتے ہیں۔ مگر مجھے الفاظ صحیح سنائی نہیں دیتے۔ کیونکہ میں زور زور سے رو رہا تھا۔ آخر میں دعا کے ختم ہونے پر حضور کے منہ سے بلند آواز میں یہ الفاظ نکلے:-

"تبلیغ کرو جس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔"

موجودہ پتے مطلوب ہیں

محمد خلیل صاحب زبو ولد غلام محمد صاحب اور غلام حسن شاہ صاحب ولد نور شاہ صاحب ساکنان قصبہ ترال ریاست کشمیر کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے نظارت امور عامہ قادیان کو مطلع فرماویں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

درخواست دعاء

(۱) بندہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی دینی و دنیاوی مشکلات کو آسان کرے۔ آمین۔ خاکسار مظفر حسین عباسی اسسٹنٹ سپروائزر سولٹری فارم لاہور

(۲) والدہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں۔ ان کی دعا سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حیات باجوہ

مغربی جرمنی کے ایک مشہور رسالہ میں احمدیت کا ذکر

"جماعت احمدیہ کے مشن تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں"

(از دفتر وکالت التبشیر ربوہ)

مغربی جرمنی کے ایک مشہور رسالہ بادشے السٹریئرٹے (Badische Illustrierte) کی سترہ جون کی اشاعت میں ڈاکٹر کرسٹا ملبرٹ کا برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مجاہد جرمنی کے ساتھ ملاقات کے بعد آپ کے فوٹو کے ساتھ ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین الفضل کیا جاتا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے والی ایک بہت بڑی عالمہ عورت ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پہلے مصافحہ سے ہی بات کو شروع کیا ہے چنانچہ وہ لکھتی ہیں:۔

"شاید مسٹر عبد اللطیف خوشی سے مجھ سے مصافحہ کرتے۔ مگر ایک حقیقی مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے صرف زبانی سلام دعا اور ادب کی بجا آوری تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مرد و عورت کے درمیان اس قسم کی آزادی کی ہمارا مذہب اجازت نہیں دیتا۔ آپ نہایت ہی خندہ پیشانی سے آنے والے کا استقبال کرتے ہیں۔ باوجود ایک کٹر مسلمان ہونے کے آپ نے مجھے چائے کی پیالی پیش کی (سو ان کے خیال میں ہوگا۔ کہ جب مصافحہ نہیں کیا۔ تو شاید چائے کی پیالی بھی نہ دیں گے۔ ناقل)

مسٹر عبد اللطیف ۱۹۴۵ء سے یورپ کے مختلف اسلامی مشنوں میں کام کر رہے ہیں۔ لندن میں نہ صرف آپ مسجد لندن میں ہی تقاریر کرتے رہے ہیں۔ بلکہ ہائیڈ پارک (مشہور پارک) میں بھی اکثر تقاریر کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ زیورک اور ہیمبرگ میں آپ مغربی جرمنی میں پہنچنے سے پہلے کام کر چکے ہیں۔

آپ کی سیاہ آنکھیں زرد رخسار رنگ سیاہ نیچے بال اور سیاہ ہندوستانی لباس آپ کو اجنبی ظاہر کرتا ہے۔ مگر آپ کا عالمانہ استدلال اور مباحثہ یورپین طرز کا ہے۔

آپ احمدیہ جماعت کے متعلق بتلاتے ہیں کہ جہاں اس کا کام یہ ہے۔ کہ پرانے رسم و رواج کو دور کر کے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ وہاں جماعت احمدیہ اسلامی عبادات و احکام کی سختی سے پابندی کرنے اور شراب نہ پینے کی تعلیم دیتی ہے۔ کلمہ، زکوٰۃ، روزہ، حج اور پانچ وقت نماز نہایت ہی ضروری ہیں۔ اور ان کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر عبد اللطیف ایک دعا دیدار جائے نماز اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور جہاں نماز کا وقت ہو جائے۔ نماز شروع کر دیتے ہیں۔ اور کسی شور و غوغا کی پرواہ نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان ہے۔ جہاں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام انیسویں صدی میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے نہ صرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جس کے لئے دنیا سینکڑوں سالوں سے منتظر تھی اور جس کی آمد سے دنیا ہدایت سے بھر جائے گی بلکہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے وجود کی صورت میں بھی اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ کو مسیح اول کے ساتھ بہت سی ظاہری اور روحانی مشابہتیں بھی حاصل تھیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے صلح اور امن پسند ہونے کو اپنی جماعت کے امتیازی نشانوں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ کافروں کے ساتھ جہاد کو بھی روحانی جہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسلام صرف صلح اور امن کے طریق سے ہی دنیا کو فتح کرے گا۔ اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام، آف قادیان تبلیغ کرتے تھے۔ اور اسی طرح مسٹر عبد اللطیف بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ماننے والے موجودہ زمانہ کے نو تعلیم و تربیت یافتہ ہیں۔ جن میں اکثر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان ہی سے ایک چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہیں۔ جو اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں۔ جماعت احمدیہ نہ صرف ہندوستان میں ہی افریقہ اور انڈونیشیا میں ہی تبلیغ کا کام کر رہی ہے۔ بلکہ امریکہ یورپ کے ممالک شکاگو۔ نیو یارک۔ گلاسکو لندن۔ ڈیورک۔ پیرس۔ ہیگ۔ میڈرڈ اور فلورنس میں ان کے مشن کئی سالوں سے کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ہیمبرگ میں بھی مشن کھولا گیا ہے۔ عنقریب جرمنی کے دوسرے حصوں میں بھی لوگ عبد اللطیف کے نام سے واقف ہو جائیں گے۔ مغربی جرمنی کی جماعت ابھی بہت چھوٹی ہے۔ اس وقت تک صرف چار ممبر ہیں۔ گذشتہ اپریل میں ایک ترک بھی احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ جو کہ کمال اتاترک کا کسی وقت پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھا۔ دو جرمنی احمدی اس وقت جماعت کے موجودہ مرکز ربوہ نزد لاہور میں رہ رہے ہیں۔ ایک ان میں سے مذہبی تعلیم کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ مگر مسٹر عبد اللطیف حضرت احمد علیہ السلام کے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہیں کہ تین سو سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ ہر جگہ پھیل جائے گی۔

مغربی جرمنی میں بھی ایک مسجد کی تعمیر کی تجویز زیر غور ہے۔ پریس نے اس خبر کو بہت جلدی شائع کیا۔ اس خبر کے شائع ہوتے ہی مختلف قسم کے تاجروں نے مختلف چیزوں کے مہیا کرنے کے لئے ان کے پاس خطوط بھیجنا شروع کئے۔ عبد اللطیف ہنس کر کہنے لگے۔ کہ صرف سور کے گوشت اور شراب کی پیشکش نہیں ہوئی۔ کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ ان چیزوں کا استعمال قرآنی تعلیم کے مطابق ناجائز ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ تھکاوٹ وغیرہ کو دور کرنے کے لئے شراب کا تھوڑا سا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔ مسٹر عبد اللطیف کہتے ہیں۔ کہ اس مقصد کے لئے چائے کی پیالی سے بھی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے"

اس سے ظاہر ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمن پریس ہمارے مشن کی طرف توجہ کر رہا ہے۔ اس ذریعہ سے ہماری جماعت کی تعلیم و عقائد کی اشاعت جرمن کے بہت بڑے حلقہ میں ہو رہی ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن قریب لائے۔ جب کہ جرمنی پر عیسائیت کی جگہ اسلام کا جھنڈا لہرائے (آمین یا رب العالمین)

بابا حسن محمد صاحب رضی اللہ عنہ کا تیسرا امتیاز

(از مکرم بابو احمد جان صاحب راولپنڈی)

آج نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حضرت بابا حسن محمد صاحب موصی اول کا جنازہ غائب ادا کیا۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے اپنے مضمون رقم فرمودہ ۲۳-۷-۵۰ میں فرمایا ہے "کہ بابا حسن محمد صاحب کا سب سے بڑا امتیاز یہ تھا کہ انہیں موصیوں میں سے موصی اول ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کیونکہ جب حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۶ء کے شروع میں رسالہ الوصیت کی تحریک فرمائی تو اس تحریک پر سب سے اول نمبر لبیک کہنے والے بابا حسن محمد صاحب مرحوم ہی تھے۔

دوسرا امتیاز ان کا یہ ہے کہ ان کے اکلوتے فرزند مولوی رحمت علی صاحب کو سماٹرا میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا سب دوسرے مبلغوں سے زیادہ لمبا موقعہ ملا کیونکہ انہوں نے غالباً ۲۵ سال سے زیادہ جاوا و سماٹرا میں تبلیغ کی سعادت حاصل کی ہے"

تیسرا امتیاز: جنازہ غائب پڑھنے سے قبل صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر ایم اے خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا کہ بابا صاحب مرحوم کا تیسرا بڑا امتیاز یہ بھی تھا۔ کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار میں سلسلہ مواخات شروع فرمایا تھا۔ بعینہ اس تحریک کا اجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دار الامان میں فرمایا۔ اور بابا حسن محمد صاحب مرحوم اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو سلسلہ اخوت میں منسلک فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی بیشمار برکات اور رحمتیں ہوں ان سب مبارک وجودوں پر جنہوں نے "نظام نو" یعنی الوصیت کے نظام میں شمولیت فرمائی۔ کیونکہ یہی نظام دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے اور اسی کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء میں فرمایا تھا۔ "جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد و بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائیگا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہو گی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا اور نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

کیا ہی خوش قسمت اور قابل رشک ہے۔ وہ مبارک وجود جسے اس "نظام نو" میں سب سے اول لبیک کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور جسے "نظام نو" کی بنیادی اینٹ بننے کی توفیق ملی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

خاکسار کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ بعض شرارت پسندوں نے میرے والدین کو اکسایا اور انہوں نے مجھے گھر سے بے دخل کر دیا اور ابھی تک گھر سے باہر ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت عطا فرمائیں۔ اور میرے دوستوں اور عزیزوں کو احمدیت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور مجھے ان مشکلات میں ثابت قدم رہے ثم آمین۔ احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (خاکسار محروم خاں ولد صالحوں خاں گادھی بلوچ چک نمبر $\frac{101}{9.0}$ گادھیا نوالہ حال مسجد احمدیہ منٹگمری)

۲۔ خاکسار کو بعض محکمانہ مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ پریشانی کا حل کر دے۔ (خاکسار محمد شریف ہیڈ اپریٹر ٹیلیفون آفس گوجرہ۔ ضلع لائل پور)

۳۔ میں اور میرے بچے مختلف عوارض میں مبتلا آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم صحت و عافیت بخشے (عبد الرحمٰن صابر قائد مجلس و سیکرٹری تبلیغ جماعت گوجرانوالہ)

(۴) خاکسار کا بھائی عزیزم عمر الدین سلمہ اللہ درویش ۳۱۳ قادیان دار الامان میں بعارضہ بخار بیمار رہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم احمدی کنسٹیبل پولیس سبزی منڈی منٹگمری)

(۵) میرے بھائی شیخ رشید احمد سابق گرداور قانونگو۔ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے میرے بھائی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار صوبیدار حمید احمد بریا دالا)

(۶) عزیزم عبد الوہاب سلمہ بعارضہ بخار بیمار ہے دعا صحت کی درخواست ہے (خواجہ عبد الرحمٰن)

(۷) عزیزہ حامدہ بیگم کی طبیعت ناساز ہے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ازراہ اخوت و کرم دعائیں فرماتے رہیں۔

خاکسار محمد حسین ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر سکولز کراچی

(۸) میری والدہ صاحبہ چند ماہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(محمد طفیل منیر)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ وی۔پی کی انتظار نہ کریں۔ اگر آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال نہ فرمائی۔ تو قیمت ختم ہو جانے سے دس دن پہلے وی۔پی بھیجا دیا جائے گا۔ اور قیمت اخبار ختم ہو جانے کی تاریخ پر اخبار روک لیا جائے گا۔ قیمت اخبار وصول ہو جانے پر اخبار جاری کیا جائے گا۔ تا کہ وی۔پی واپس آنے پر دفتر کو نقصان نہ ہو۔ یہ عملدرآمد اشد مجبوری کی وجہ سے اختیار کرنا پڑا گیا ہے۔ منیجر

نمبر	نام	تاریخ	نمبر	نام	تاریخ
۱۶۲۶	ڈاکٹر عطاء محمد صاحب	۳۱ اگست ۵۰ء	۱۷۱۹۹	قریشی مبارک احمد صاحب	۱۰ ستمبر
۲۱۹۱۹	ناظر حسین صاحب	۵ ستمبر ۱۹۵۰ء	۲۰۴۲۲	مرزا احمد دین صاحب	”
۲۱۹۲۲	حسن خان صاحب	”	۲۰۷۸۹	ولی محمد صاحب	”
۲۳۱۴۲	مبارک علی صاحب	”	۲۰۹۹۸	ڈاکٹر نور احمد صاحب	”
۲۳۱۴۳	غلام رسول صاحب	”	۲۱۱۸۸	محمد ابراہیم صاحب	”
۲۳۱۴۸	میاں احمد دین صاحب	”	۲۱۲۵۸	امان اللہ صاحب	”
۲۰۹۸۱	محمد عبد اللہ صاحب	۶ ستمبر	۲۱۶۴۹	منشی عبد القادر صاحب	”
۲۳۳۰۵	محمد ایاز صاحب	”	۲۱۹۳۶	مولوی عبید الدین صاحب	”
۹۸۰۱۰	محمد یوسف صاحب	۷ ستمبر	۲۱۳۷۵	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	”
۲۰۴۴۹	محمد ابراہیم صاحب	”	۱۷۴۲	میر عبد القادر صاحب خطیبہ	”
۲۱۹۲۰	غلام محمد صاحب	”	۳۸۹۱	دلاور علی صاحب	”
۲۱۹۲۳	حبیب اختر صاحب	”	۳۹۳۲	محمودہ نیر صاحبہ	”
۲۱۹۲۸	مقبول احمد صاحب	”	۳۹۳۳	غلام مصطفیٰ صاحب	”
۲۱۹۳۲	عبد اللہ خان صاحب	۸ ستمبر	۳۹۹۶	سردار بیگم صاحبہ	”
۲۳۳۰۷	بشیر اللہ خان صاحب	”	۳۹۹۷	عبد الباقی صاحب	”
۸۳۱۹	خواجہ محمد شفیع صاحب	۱۰ ستمبر	۳۹۹۸	تاج حسین صاحب	”
۱۲۴۸۶	انجمن امداد رحمہ	”	۳۹۹۹	ملک محمد شریف صاحب	”

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاشِ گمشدہ!

میں مسمی غلام نبی صاحب مہاجر جموی محلہ ست گر نمبر ۳ احمدی ہوں۔ اور قادیان محلہ دار الرحمت میں میرا مکان تھا۔ جس وقت شورش ہوئی تھی۔ اس وقت جو پہلا قافلہ چلا تھا۔ اُس میں میں نے ۸ بچے لاری پر سوار کر کے روانہ کئے تھے۔ جن میں سے ۵ بچے گم ہیں اور دو مل گئے ہیں بچوں کے نام یہ ہیں۔ ایک لڑکا حنیف احمد ۱۳ سال ایک رفیق احمد ۱۲ سال ایک بشیر احمد ۷ سال ایک اشفاق احمد ۵ سال اور دو لڑکیاں ہیں ایک کا نام حنیفہ عمر ۱۴ سال اور دوسری کا بلقیس ہے عمر ۸ یا ۹ سال مذکورہ بالا بچے لاپتہ ہیں۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ان کے متعلق کچھ علم ہو تو ذیل کے پتے سے اطلاع دیں۔

غلام نبی ترکھان جموں محلہ ست گڑھ والا حال سیالکوٹ مین بازار حنیف بوٹ ہاؤس

میرا لڑکا عثمان علی ڈھائی ماہ سے اپنی والدہ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔ اگر کسی احمدی دوست کے پاس موجود ہو تو براہ مہربانی اُس کو میرے پاس پہنچا یا جائے اگر یہ تحریر عزیز کی نظر سے گزرے تو اس کو لازم ہے کہ بلا کسی خوف و خطر کے بنگلہ گوجھڑ والہ ریلوے سٹیشن چک جو ملتان سے شجاع آباد لائن کے درمیان واقعہ ہے پہنچ جائے۔ اگر آمد کا کرایہ درکار ہو تو اپنے پتہ سے مطلع کرے تا کرایہ بھیجدیا جائے۔ عزیز کی والدہ اور تمام گھر والے پریشان ہیں۔ اور اس کا چھوٹا بھائی اقبال اس کی جدائی سے بہت بیقرار ہے۔ اگر کوئی دوست ہمراہ لائے۔ تو آمد و رفت کا کرایہ شکریہ سے ادا کیا جائیگا

وسجان علی احمدی بنگلہ گوجھڑ والہ ڈاکخانہ شگفتہ آباد ضلع ملتان۔

دعائے مغفرت

بابا غلام محمد صاحب امرتسری خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ مورخہ ۱۷ جولائی ۵۰ء ۲ رمضان المبارک کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی۔ بے لوث خادم اور انتہائی مہمان نواز تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے اور پرانے احمدی تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی تقریباً ۱۵ سال نہایت ہی قلیل گزارہ پر قابل قدر خدمت کی۔ تمام احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں

احقر عبد الرحمٰن صابر قائد مجلس خدام الاحمدیہ

حب بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی اس کے لئے مفید ہیں۔ قیمت پانچ روپے

منیجر شفاخانہ رفیق حیات مبر ٹرنک بازار ربوہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی۔ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— بقیہ صفحہ ۲ —

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے دنیا میں امن کی حقیقی خواہاں وہی قوم ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو۔ کیونکہ اس کے مدنظر صرف خوشنودی خدا ہوتی ہے کوئی دنیاوی مفاد نہیں ہوتا۔ دنیا میں صرف سچا دین ہی امن کا حقیقی خواہاں ہو سکتا ہے۔ اسلام دین کی آخری اور کامل صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ہی اسلام اس لئے رکھا ہے۔ کہ اس دین کے اصولوں پر چلکر دنیا توازن حیات کی جنت حاصل کر سکتی ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ اسلام کو از سر نو دنیا کے دلوں میں زندہ کرے یعنی دنیا کو دوبارہ وہ امن کا پیغام سنائے۔ جو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنایا تھا۔ اس زمانے میں اس پیغام کی اس لئے بڑی ضرورت ہے کہ آج سے پہلے دنیا امن کی اتنی بھوکی اور اتنی خواہاں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ حدیث نبوی میں مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ یضع الحرب یعنے وہ جنگ کو مٹا دے گا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے زیادہ زور دنیا کے امن پر ہی دیا ہے۔ اور آپ ہی نے اسلام کو بطور دین امن کی موجودہ دنیا میں از سر نو پیش کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا نے آپ کا پیغام سنکر پرواہ نہیں کی بلکہ آپ پر نعوذ باللہ کمزوری کے الزامات لگائے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے تو جرمنی کے فلسفہ سے متاثر ہو کر اسلام کے معنے بالکل الٹ کر دیئے ہیں۔ سر اقبال تو خیر فلاسفر اور شاعر تھے ہمارے دینی علما نے بھی اسلام کو ایک جابر دین ثابت کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ مودودی صاحب نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی تلوار سے حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ دنیا تو اسلام اسلام یعنی امن امن پکار رہی ہے۔ اور اسلام والے اسلام کو "جبر" کے نعرہ سے بدنام ہی نہیں کر رہے بلکہ دنیا کو حقیقی امن سے دور لے جا رہے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ امریکہ۔ برطانیہ۔ روس یا جو اور کوئی مغربی قوم جو امن کی آواز اٹھاتی ہے قطعاً صحیح نہیں ہے سب خود غرضی پر مبنی ہے۔ دنیا میں صرف ایک ہی امن کی آواز ہے۔ اور وہ آواز دین اسلام کی آواز ہے۔

اشتراکیوں کی طرف سے امریکی صفوں کو توڑ دینے کی جان توڑ کوشش

کوریا کا محاذ جنگ۔ ۳۱ جولائی کوریائی جنگ کے "فیصلہ کن ہفتہ" کے آغاز کے ساتھ کل اشتراکیوں نے امریکی صفوں کو توڑ دینے کی جان توڑ کوشش کی۔ جنوب کی اہم بندرگاہ پوسان پر حملہ کو شدید تر کرنے کی غرض سے انہوں نے کم چون کے علاقہ سے دو مشاق ڈویژن اس طرف منتقل کر دیئے ہیں۔

امریکی بحریہ اور فضائیہ کے طیاروں نے اپنے شدید حملے جاری رکھے۔ اور متعدد آتش گیر بم گرائے۔ ہاڈونگ اور چن جو کے اہم جنکشن والے شہروں پر بمباری کی گئی۔ اور متعدد ایسے دیہات جہاں اشتراکی فوجوں نے پناہ لی تھی۔ جلا دیئے گئے۔ اس کے باوجود شمال والے پوسان میں امریکیوں کو گھیرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور کم چون کے ارد گرد امریکہ اور جنوبی کوریا کی فوجوں کو مزید پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔

جنرل میکارتھر کی اطلاع رسانی کے شعبہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ اشتراکیوں کو اس کا علم ہے کہ وقت کا عنصر ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اور اسی لئے "وہ ہر گھنٹہ" ہر جگہ اپنا دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فی الحال ان کوششوں میں کمی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

جاپان میں متعین ساری آسٹریلوی بٹالین نے کوریا کی جنگ کے لئے اپنے کو پیش کر دیا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ سینکڑوں نوجوان کناڈی بھی رضاکاروں کی فہرست میں اپنے نام درج کرا رہے ہیں۔ (داسٹار)

کراچی کارپوریشن کے چیف افسر کے خلاف الزامات

کراچی ۳۱ جولائی۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کے چیف افسر مسٹر الیف۔ ایم۔ آئی۔ قریشی کے خلاف الزامات کی قانونی تحقیقات کے لئے صوبہ سرحد کے جوڈیشل کمشنر کی عدالت کے پنشن یافتہ جج ملک خدا بخش کو مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر قریشی کو حال ہی میں تحقیقات تک کے عرصہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ ملک خدا بخش ان چار ہائی کورٹ ججوں میں سے ہیں۔ جن کی ضرورت پڑنے پر اقوام متحدہ کے مبصر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے سفارش کی ہے۔ اس مہینے کے اوائل میں ان کے یہاں پہنچ جانے کی توقع ہے (اسٹار)

پاکستان انڈونیشی کلچرل ایسوسی ایشن کا قیام

افتتاحی تقریب میں مولانا رحمت علی صاحب کی شرکت

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۳۱ جولائی۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تعلیمی ثقافتی اور تمدنی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی غرض سے کل یہاں ہر پاکستان انڈونیشی ثقافتی انجمن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس تقریب میں مولانا رحمت علی صاحب کو جو ہو چکیں سال تک انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مولانا صاحب موصوف نے اس موقع پر انڈونیشیا کے ثقافتی اور اقتصادی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس چیز کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ ان دونوں اسلامی ملکوں کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب کرنے کے لئے کیا کیا تدابیر عمل میں لانی ضروری ہیں۔ آپ کی یہ گفتگو نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنی گئی

آخیر میں انجمن مذکور کے لئے حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) مولوی غلام محی الدین قصوری (صدر)
(۲) مسٹر احمد سعید کرمانی (نائب صدر)
(۳) چوہدری بشیر احمد خاں (سیکرٹری)

پنجاب میں ہفتہ شجر کاری

لاہور ۳۱ جولائی۔ پنجاب میں عمارتی لکڑی اور ایندھن کی پیداوار میں ترقی کے پیش نظر تمام صوبہ میں یکم اگست سے ۷ اگست ۱۹۵۰ء تک ہفتہ شجر کاری منایا جائے گا۔ محکمہ جنگلات پنجاب کی طرف سے ڈویژنل فارسٹ افسروں کی معرفت صوبہ میں دس لاکھ قلمیں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لاہور میں عام لوگوں کو اور مختلف اداروں کے نمائندوں کو دفتر سلویکلچر ریسرچ فارسٹ ڈویژن واقع کوپر روڈ لاہور سے پودے تقسیم کئے جائیں گے۔ لاہور میں مجموعی طور پر شیشم کے درخت کی چھ ہزار اور شہتوت کی دو ہزار قلمیں اور یوکلپٹس کے ایک ہزار نہال تقسیم کے لئے مہیا ہو سکیں گے گذشتہ ایک سال کے دوران میں محکمہ جنگلات نے صوبہ میں نوے ہزار روپیہ کی لاگت پر انیس لاکھ قلمیں تقسیم کی تھیں اور سال میں دو دفعہ ہفتہ شجر منائے گئے تھے۔ یعنی پہلا یکم اگست ۱۹۴۹ء کو اور دوسرا ۱۲ فروری ۱۹۵۰ء کو۔ جب کہ محکمہ جنگلات کی نرسریوں میں پرورش پائے ہوئے مختلف قسم کے پودے اور شیشم اور توت کی قلمیں انیس لاکھ کی تعداد کے لگ بھگ مختلف اقسام کے بیجوں سمیت محکمہ مذکورہ کی طرف سے دیہات میں لگانے کے لئے دیہاتی آبادی میں مقامی ایجنسیوں کے ذریعہ تقسیم کی گئی ہیں یہ انیس لاکھ پودے بیس سال کے عرصہ کے بعد تقریباً اسی ہزار ٹن عمارتی لکڑی پیدا کر سکیں گے۔ موجودہ وقت میں عمارتی لکڑی کی کل پیداوار سالانہ تیس ہزار ٹن ہے جو

۴ حالانکہ صوبہ کو اپنی ضروریات کے لئے ڈیڑھ کروڑ ٹن عمارتی لکڑی درکار ہے۔

بلا مہر شدہ باٹ اور تول کے باٹوں کی تصدیق کے لئے آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء

لاہور ۳۱ جولائی۔ جملہ تجارت پیشہ اشخاص کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پنجاب میں ناپ تول کے پیمانے اور باٹ سے متعلق ایکٹ مجریہ ۱۹۴۱ء کی دفعات ۱۱ و ۱۲ کے تحت بلا مہر شدہ باٹ اور تول کے پیمانوں کا رکھنا اور ان کا استعمال کرنا جرم ہے۔ کوئی شخص جو بلا تصدیق شدہ اور مہر کے بغیر ناپ تول کے پیمانے یا باٹ استعمال کرے گا یا بغرض استعمال اپنے پاس رکھے گا۔ وہ قانونی کارروائی کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ البتہ باٹ وغیرہ کی ساخت کے لئے خام سامان کی قلت کے پیش نظر حکومت نے تجارت پیشہ عوام کے مفاد میں پرانے باٹوں کی دوبارہ تصدیق کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء تک معیاد بڑھا دی ہے۔ اس تاریخ کے بعد کسی باٹ کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس پر مہر لگائی جائے گی۔ اس لئے یہ بیوپاریوں کے اپنے مفاد میں ہو گا۔ اگر وہ اپنے پرانے باٹوں کو متذکرہ صدر تاریخ سے پہلے پہلے انسپکٹر سے تصدیق کرا کر مہر لگوا لیں ورنہ اس کے بعد بلا تصدیق شدہ اوزان پنجاب میں ناپ تول کے پیمانے اور باٹ سے متعلق قواعد مجریہ ۱۹۴۳ء کے قاعدہ ۱۷ (۱) کے تحت ضبط قرار دیئے جا سکیں گے

(سرکاری اطلاع)

ضروری تصحیح

۲۸ جولائی کے پرچہ میں "منڈو ریلیز چاول مطلوب ہیں" کے اشتہار میں چاول کی ۳۲۶ بوریاں کی بجائے غلطی سے ۳۶ بوریاں شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

مینجر اشتہارات